مریضوں کو داخل کرنے کی اہمیت

ADVANTAGES OF HOSPITALIZATION

اگر آپ کا مریض یا مریضہ مندرجہ ذیل میں سے کسی مسئلہ سے دوچار ہے تو اسے داخل کرکے علاج کرانے سے اس کو فائدہ ہوگا۔

(1) مرض اتنا شدید ہے کہ مریض مار پیٹ کرتا ہے اور گھر کی چیزیں پھینکنے اور توڑنے پر آمادہ رہتا ہے اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتا اس لئے نہ ادویات کھاتا ہے اور نہ ہسپتال باقاعدگی سے آنے کیلئے تیار ہے۔

(2) مریض اتنا پریشان کرتا ہے کہ دن میں کئی مرتبہ حالت خراب ہوجاتی ہے اور ڈاکٹر سے بار بار مشورے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

(3) مریض کے رویے کی وجہ سے عزیز رشتہ داروں میں اختلافات پیدا ہوجاتے ہیں ان کو حل کرنے کیلئے کسی معالج کی مدد کی ضرورت ہے۔

(4) مریض کی دیکھ بھال کیلئے آپ اپنے کام پر نہیں جاسکتے چنانچہ مالی نقصان ہوتا ہے۔

(5) خدشہ رہتا ہے کہ مریض اپنے آپ کو زخمی نہ کرلے خودکشی نہ کرلے یا گھر سے نکل کر کہیں اور نہ چلا جائے۔

(6) خدشہ رہتا ہے کہ مریض گھر میں موجود افراد خصوصاً عورتوں اور بچوں کو زخمی نہ کرے یا جان سے نہ ماردے۔

(7) مریض خاطر خواہ کھاپی نہیں رہا اور صحت متاثر ہے۔

(8) مریض کی صفائی ستھرائی کیلئے اور نہانے دھونے کیلئے بھی مسلسل مدد کی ضرورت ہے۔

(9) ایسے لوگ ملنے آجاتے ہیں یا وہ ملنے چلا جاتا ہے جن سے نشہ آور اشیاء حاصل ہوجاتی ہیں یا

مریض ان مقامات پر چلا جاتا ہے جہاں نشہ آور اشیاء دستیاب ہوں۔

(10) گھر کی قیمتی چیزیں توڑ دیتا ہے باہر جاکر پھینک دیتا ہے یا سستے داموں بیچ دیتا ہے۔

(11) علاج کے باوجود ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔

(12) ادویات کا استعمال باقاعدہ نہیں کرتا۔

(13) مشینی علاج ضروری ہے یا کوئی اور علاج جو صرف داخل کرکے کیا جاسکتا ہے۔

(14) مریض خود کو بیمار نہیں سمجھتا بلکہ دوسرے گھر والوں کو بیمار سمجھتا ہے یا ان کو اپنا دشمن سمجھتا ہے۔

ہسپتال کے قواعد

(1) ہسپتال میں ایسے شدید مریضوں کو داخل کرنا ضروری ہے جن کو اپنی حرکات وسکنات پر قابو نہیں ہوتا وہ مار پیٹ کا ارتکاب کرتے ہیں بلاوجہ شور کرتے ہیں عجیب وغریب حرکات کا مظاہرہ کرتے ہیں اپنے آپ کو بیمار نہیں سمجھتے بلکہ جو انہیں بیمار سمجھتا ہے وہ اسے ہی بیماری میں مبتلا سمجھتے ہیں اس وجہ سے ادویات بھی استعمال نہیں کرتے۔اس لئے گھر پر رکھ کر مریض کا علاج کرنا مشکل ہوجاتا ہے اور صحت یابی کے امکانات بہت کم ہوجاتے ہیں۔

(2) بیماری کے علاج کیلئے ادویات کا استعمال ناگزیر ہے۔ادویات کی مناسب مقدار جب تک نہ ملے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے۔

(3) ادویات کے ساتھ ساتھ معالجین کے مشورہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہسپتال میں تمام معالجین ہمہ وقت موجود ہوتے ہیں جو ہر لحاظ سے مریضوں کی نگرانی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

(4) ادویات میں کمی بیشی بھی ضروری ہوتی ہے جو ہسپتال میں معائنہ کے دوران وقتاً فوقتاً کی جاتی ہے۔

(5) مریض کے نفسیاتی اور سماجی مسائل کا جائزہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ علاج کے ساتھ ساتھ ان محرکات کا بھی ازالہ کیا جاسکے جو اس مرض کی شدت پیدا کرنے کا باعث رہے ہیں۔

(6) بعض علاج ایسے ہیں جو ہسپتال میں ہی ممکن ہوتے ہیں کیونکہ اس کیلئے مسلسل نگرانی کی

ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً بے ہوش کر کے مشینی علاج، نالی کے ذریعے غذا کی فراہمی، ڈرپ کے ذریعے گلوکوز وغیرہ وغیرہ۔

(7) بہت سے لوگ ذہنی مریضوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں۔ ان سے سماجی تعلقات منقطع کر لیتے ہیں اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ان کو گھر کے بجائے ہسپتال میں رکھ کر علاج کیا جائے۔ ورنہ دوسری صورت میں مریض کی کیفیت ہی لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے اور لوگ بجائے ہمدردی کے مذاق اُڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ دماغی مریض ہونے کا ٹھپہ ہمیشہ کیلئے لگ جاتا ہے جو آئندہ زندگی میں اثر انداز ہوتا ہے۔

(8) بعض اوقات مریض کو زیادہ نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے تا کہ اُسے خود کو کوئی نقصان پہنچانے کا موقع نہ مل سکے۔

(9) بعض ذہنی مریض اس قدر غصہ اور جنون میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ نہ صرف گھر کا ساز و سامان توڑ دیتے ہیں بلکہ دوسروں کی جان بھی لے سکتے ہیں۔ بعض مریض اپنے بیوی بچوں کو قتل تک کر دیتے ہیں۔ کچھ خواتین اپنے بچوں کو مار ڈالتی ہیں۔

(10) چونکہ ادویات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ اور جب تک دوا موثر نہ ہو مرض کی شدت میں کمی واقع نہیں ہوتی ہے اس لحاظ سے بھی مریض کو ہسپتال میں رکھنا ضروری ہے کیونکہ جب تک ادویات اثر نہیں کرتیں ہیں اس وقت تک ہسپتال میں انجکشن وغیرہ مسلسل لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

(11) مریض کے رویے اور بیماری کی وجہ سے گھر کے تمام افراد متاثر ہو جاتے ہیں اور پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پریشانی کے عالم میں پورے گھر کا شیرازہ بکھر جاتا ہے جس کی وجہ سے مزید مسائل جنم لیتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ مریض کا علاج بھی ہو اور گھر کے افراد بھی محفوظ رہیں اور سکون سے روزمرہ کے معاملات سرانجام دیں۔

(12) ہسپتال میں داخل مریضوں کے لواحقین کو بھی ذہنی امراض سے متعلق تعلیم دی جاتی ہے تا کہ وہ آئندہ اپنے مریضوں کا علاج زیادہ بہتر طریقے سے کرا سکیں اور ان کے روزمرہ کے

معمولات بھی ذہنی پریشانی سے متاثر نہ ہوں۔

(13) وقت کی بچت: مریضوں کو داخل کرنے سے گھر کے دیگر اہل خانہ نہ صرف یہ کہ دیگر دشواریوں سے نجات حاصل کرتے ہیں بلکہ ان کا وقت بھی بچتا ہے۔ جیسے گھر سے آنا جانا اور انتظار کرنا ٹرانسپورٹ کی دقت اور پھر جھگڑالو مریضوں کو ساتھ لے کر گھر سے نکلنا بذات خود ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ ہسپتال میں داخل کرنے کے بعد بقیہ لوگ اپنے کام کاج سرانجام دے سکتے ہیں کیونکہ پھر علاج، کھانا اور نگرانی کی تمام ذمہ داریاں ہسپتال کی ہوتی ہیں۔

داخلے میں مشکلات

مریض کی مخالفت:

چونکہ ذہنی مریضوں میں بیماری کا شعور ناپید ہوتا ہے اس لئے وہ خود علاج کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ ان کو مرضی کے خلاف ہی داخل کرنا پڑتا ہے ان کی اس ضد کے پیش نظر رشتہ دار بھی داخل کرنے سے کتراتے ہیں۔ کیونکہ انہیں یہ خدشہ رہتا ہے کہ اگر مریض کی بات نہ مانی گئی تو شاید مرض میں اضافہ ہو جائے گا یا کوئی اور نقصان نہ ہو۔ حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ دراصل ضد اور اصرار مرض کا بنیادی عنصر ہے اس کیفیت میں مریض خود اپنے فائدے اور نقصان میں تمیز کرنے سے معذور ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی ضد اور فیصلے کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ کیونکہ کوئی بھی معالج یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کا مریض ٹھیک ہونے کے بجائے زیادہ بیمار ہو۔ دراصل علاج کے تقاضے کچھ اور ہوتے ہیں اور مریض کی رائے کچھ اور لہذا معالج کے مشوروں پر عمل کر کے ہی بہترین علاج ممکن ہے۔

لواحقین کا اظہار ہمدردی:

اہل خانہ اور دوسرے لواحقین جب بھی داخل مریضوں سے ملاقات کیلئے تشریف لاتے ہیں

تو مریضوں کی اکثریت گھر لے جانے پر اصرار کرتی ہے چونکہ ان کا اصرار بہت زیادہ ہوتا ہے اس وجہ سے بعض حضرات یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ نامعلوم اُسے ہسپتال میں کیا تکلیف ہے لہٰذا وہ ازراہ ہمدردی صحت یابی سے قبل ہی مریض کو گھر لے جانے پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ ہمدردی فی الحقیقت اس کے علاج کرانے میں مضمر ہے تاکہ علاج کے بعد وہ اپنے اہل وعیال کیلئے کارآمد فرد بن سکے اور اپنے روزمرہ کے معمولات پہلے کی طرح انجام دے سکے۔ لہٰذا علاج کا سلسلہ منقطع کرنا کسی طرح سے بھی دانشمندانہ فیصلہ نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہمدردی کا اظہار۔ معالج کے مشورے سے ہی گھر لے جانے کا فیصلہ ہونا چاہیے۔

دیگر طریقہ ھائے علاج :

بعض اوقات اس بیماری کو جن، بھوت اور دیگر مافوق الفطرت چیزوں کا اثر سمجھ کر ہسپتال کے بجائے دیگر طریقہ ہائے علاج آزمائے جاتے ہیں۔ یہ بھی ذہنی امراض کی حقیقت سے ناواقفیت کی بناء پر ہے اگر ان کی سمجھ میں یہ بات آجائے کہ ذہنی امراض بھی دیگر بیماریوں کی طرح ایک بیماری ہے جیسے بخار، پیٹ کا درد، نمونیہ، گردوں کی تکلیف، دل کا عارضہ، ذیابیطس، امراض چشم وغیرہ اور اس کا علاج بھی دیگر بیماریوں کی طرح ہوتا ہے تو پھر وہ ایسے نام نہاد طریقوں کی طرف راغب نہ ہوں گے بلکہ مستند ماہرین سے ہی علاج کرانے کو ترجیح دیں گے۔

لیکن یہ حقیقت ہے کہ ادویات کے ساتھ دُعا بھی علاج کا ایک اہم عنصر ہے اور یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ شفاء دینے والی ذات تو اللہ تعالیٰ کی ہے مگر علاج کرانے کا حکم بھی اتنا ہی قطعی ہے۔

حالت مزید خراب نہ ھوجائے :

لواحقین اس فکر میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ہمارے مریض کو دوسرے مریضوں کے ساتھ رکھا گیا ہے جو خود بھی خراب حالت میں ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی حالت مزید خراب ہوجائے یہ فکر

بھی دراصل غلط فہمی کا نتیجہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض جسمانی بیماریاں ایسی ہیں جو دوسرے میں منتقل ہوسکتی ہیں جیسے تپ دق، خسرہ وغیرہ، لیکن خوش قسمتی سے ذہنی امراض ایسے نہیں ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر ایک گھر میں بجائے ایک مریض کے سب ہی ذہنی مرض میں مبتلا ہوجاتے اور پھر ہسپتال سے بھی لوگ بجائے صحت مند ہونے کے مزید بیمار ہوکر جاتے اور خود معالجین بھی اس مرض سے محفوظ نہ رہتے۔

مارپیٹ کا ڈر :

ذہنی امراض میں مبتلا افراد مرض کی شدت کے باعث اکثر مارپیٹ اور توڑ پھوڑ کرتے ہیں۔ ان کے اس رویے کے باعث رشتہ دار اس فکر میں مبتلا رہتے ہیں کہ کہیں ان کے مریض کے ساتھ جوابی مارپیٹ نہ کی جائے۔ ہسپتال میں خصوصی تربیت یافتہ افراد مریضوں کو سنبھالنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں پیار ومحبت اور ماہرین کی تجویز کردہ انجکشن اور مشین کے علاج کی مدد سے ان کے غصہ پر قابو پایا جاتا ہے انہیں اس بات کا بھی بخوبی علم ہوتا ہے کہ مریض کا رویہ بیماری کی شدت کا حصہ ہیں یہ وہ تجربات ہیں جو کارکنان کے ذہن میں محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ علاج کے بعد ایسے مریض عام انسانوں کی طرح برتاؤ کرنے لگتے ہیں اور پھر یہ ذاتی نوعیت کی لڑائی بھی نہیں ہوتی جو ان کا مقابلہ کیا جائے لہٰذا مریضوں کے ساتھ لڑائی یا سختی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی ملازم اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ بات ثابت ہوتے ہی اس کو ملازمت سے علیحدہ کردیا جاتا ہے۔ یہ بات مریض بھی بتا سکتے ہیں اور ان کے ساتھ ٹھہرنے والے عزیز رشتہ دار بھی۔

بدنامی کا ڈر :

لواحقین اس بات سے بہت خوفزدہ ہوتے ہیں کہ اگر کسی کو علم ہوگیا کہ ان کا عزیز خصوصاً لڑکی کے بارے میں کہ وہ ذہنی مرض کے علاج کیلئے ہسپتال میں داخل رہی ہے تو ہمیشہ کیلئے بدنامی

ہو جائے گی اور زندگی میں مسائل پیدا ہوں گے خصوصاً رشتہ کرنے میں۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ گھر پر رکھنے سے مرض زیادہ طول پکڑتا ہے اور دیر سے علاج ہوتا ہے اور اس لمبی مدت میں آنے جانے والے لوگوں سے مریض یا مریضہ کو چھپانا ممکن نہیں ہوتا اس کے برعکس ہسپتال میں علاج تیزی سے ہوتا ہے اور وہاں کسی عزیز رشتہ دار کا گزر نہیں ہوتا۔ اس طرح لوگوں کو بیماری کے بارے میں پتہ نہیں چلتا ہے اس لئے اس نقطہ نظر سے بھی ہسپتال میں رکھ کر علاج کرانا زیادہ فائدہ مند ہے یعنی ذہنی مرض بھی دوسرے امراض کی طرح ہے۔ اسی طرح حملہ کرتا ہے اور اسی طرح اس کا علاج بھی ہو جاتا ہے۔ چنانچہ نہ اُسے چھپانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی باعث شرمندگی سمجھنے کی ضرورت ہے۔

خواتین کی بے پردگی :

اکثر لوگ خواتین کو ہسپتال میں داخل کرنے سے کتراتے ہیں اس کی خاص وجہ ہمارے خیال میں بے پردگی کا احساس ہے۔ اس مقصد کی خاطر ہم نے شعبہ خواتین بالکل علیحدہ عمارت میں قائم کیا ہے جس میں پردے کا مکمل انتظام ہے جہاں انتظامیہ کی اجازت کے بغیر ہر شخص کا داخلہ ممنوع ہے۔ علاج کی اغراض پورا کرنے کیلئے پورا عملہ خواتین پر مشتمل ہے اور ملاقات کیلئے بھی ایک وقت متعین کر دیا ہے تا کہ صرف اسی وقت میں ملاقات ہو سکے۔

کھانا :

اکثر لوگوں کو یہ فکر رہتی ہے کہ ہسپتال میں کھانا کیسے پہنچایا جائے اور پھر تین وقت کھانا لے جانے کیلئے باقاعدہ لوگوں کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔ لہٰذا اس ذمہ داری سے نجات کیلئے مریضوں کیلئے معیاری کھانا حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق ہسپتال میں تیار کیا جاتا ہے اس مقصد کیلئے باقاعدہ ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔

اعلیٰ تجربہ کار باورچی یہ کھانا تیار کرتے ہیں اگر کوئی مریض اپنی پسند کے مطابق کسی کھانے کی فرمائش کرے تو اس کا بھی بندوبست کیا جاتا ہے۔

ادویات :

عزیزوں اور رشتہ داروں کو زحمت سے بچانے کی غرض سے ادویات بھی ہسپتال سے ہی فراہم کی جاتی ہیں۔ ہسپتال میں باقاعدہ ایک میڈیکل اسٹور قائم کیا گیا ہے جس میں ضرورت کی ہر دوا موجود ہے۔

قیمتوں کے لحاظ سے بھی بازار کے مقابلے میں ادویات سستے نرخوں پر فراہم کی جاتی ہیں۔ ہسپتال میں ادویات فراہم کرنے سے دوائیں تبدیل کرنے کی صورت میں وہ ضائع ہونے سے بچ جاتی ہیں اور پھر ضرورت کی ہر دوا فوراً مل جاتی ہے۔

مدت علاج :

داخلے کے پہلے ہفتہ میں کچھ علامات پر قابو پا لیا جاتا ہے مثلاً مار دھاڑ، لڑائی جھگڑا، خودکشی کے خیالات وغیرہ باقی علاج کیلئے مزید دو تین ہفتے عموماً درکار ہوتے ہیں۔ اس کا انحصار بیماری کی شدت اور نوعیت پر ہے مگر ہسپتال سے رخصت ہونے کے بعد بھی علاج کا سلسلہ منقطع نہیں ہونا چاہیے کیونکہ شدید ذہنی امراض کا علاج طویل عرصے تک کرنا پڑتا ہے ورنہ بیماری واپس آنے کا اندیشہ ہے۔

بعض لوگ ہسپتال کے اخراجات برداشت کرنے سے قاصر ہوتے ہیں لیکن مرض کی شدت کے باعث گھر پر ہی علاج کرنا ممکن نہیں ہوتا لہٰذا ایسے مریضوں کو کم سے کم اس وقت تک ضرور ہسپتال میں رکھنا چاہیے جب تک مرض کی شدت میں کمی نہ آ جائے اور وہ دوا کھانے میں تعاون نہ کرنے لگیں۔ اس کے بعد گھر پر رکھ کر بھی علاج کیا جا سکتا ہے۔ اس قسم کی بہتری عموماً ہفتہ دس دن میں متوقع ہوتی ہے ایسے ہی مریضوں کیلئے رعایتی وارڈ قائم کیا گیا ہے۔

ہسپتال سے بھاگ جانے کا ڈر :

مریض کی کیفیت کے پیشِ نظر اکثر لواحقین اس فکر میں مبتلا رہتے ہیں کہ کہیں ان کا مریض ہسپتال سے بھاگ نہ جائے اور اپنے آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔ ہسپتال میں مریضوں کی دیکھ بھال اور حفاظت کا تسلی بخش انتظام کیا گیا ہے۔ مریضوں کی خدمت پر مامور افراد ہر طرح سے ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں وہ نہ تو مریضوں کو باہر جانے کی اجازت دیتے ہیں اور نہ ہی ان سے دوسروں کو بے وقت ملنے دیتے ہیں۔

تیمارداری کی ضرورت :

اکثر لوگ یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہسپتال میں مریض کے ساتھ کسی تیماردار کو رکھا جائے جو کہ اس کی دیکھ بھال کر سکے۔ گھروں میں ایسا فالتو فرد موجود نہیں ہوتا یا پھر کام چھوڑ کر یہ فریضہ انجام دیتا ہے۔

ہم نے ایسے انتظامات کر دیئے ہیں کہ ہسپتال میں مریض کی دیکھ بھال اور نگرانی کی ذمہ داری پوری کرنے کیلئے باقاعدہ تربیت یافتہ افراد خدمت پر مامور کر دیئے ہیں جو ہر وقت چاق و چوبند رہتے ہیں اور مریضوں کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہیں۔ ان کی صفائی، ستھرائی بھی انجام دیتے ہیں البتہ اگر کوئی تیماردار مریض کے ساتھ رہنا پسند کرے تو اسے مریض کیلئے علیحدہ (پرائیوٹ، سیمی پرائیوٹ) کمرہ لینا ہوگا۔

اخراجات :

اگر ادویات، مشورہ فیس، آمدورفت اور مشینی علاج کے اخراجات شامل کیئے جائیں تو داخل مریضوں پر خرچ ہونے والی رقم کہیں کم ہوتی ہے اور مریضوں کو بہترین علاج مہیا ہو جاتا ہے اور گھر والے اس کو سنبھالنے اور لانے لے جانے کی پریشانی سے بھی بچ جاتے ہیں۔

دیگر سہولتیں :

* ہسپتال میں 24 گھنٹے معالجین و دیگر عملہ موجود ہوتے ہیں۔
* ہسپتال کے ماہرین جو امریکہ، انگلینڈ اور دوسرے ممالک سے اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور جدید تحقیق کے مطابق علاج کرتے ہیں۔
* ہسپتال میں ماہرین نفسیات، ماہرین سماجی مسائل اور دیگر ماہرین مریض کے گھریلو مسائل اور دیگر پریشانیوں کے حل میں مریض اور اس کے گھر والوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔
* خواتین کیلئے علیحدہ انتظام الگ عمارت میں باپردہ شعبہ کا قیام۔
* جدید آسائشوں سے مزین پرائیویٹ کمرے۔

کراچی نفسیاتی ہسپتال میں رعایتی فیس

ڈاکٹر صاحبان متوجہ ہوں:

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں غریب افراد کے لئے رعایتی فیس پر علاج کرنے کی سہولت بھی ہے۔ ایسے مریض جو پوری فیس ادا نہ کر سکتے ہوں ان کا علاج ان کی حیثیت کے مطابق فیس لے کر کیا جاتا ہے۔ یہ فیس پانچ روپے تک بھی ہو سکتی ہے۔ اس میں کسی سفارش کی ضرورت نہیں۔ البتہ اگر ڈاکٹر صاحبان اپنا خط مریضوں کو دینا چاہیں تو فوقیت دی جائے گی۔